نبی اکرم ﷺ کی قبر میں حاضری

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نبی کریم ﷺ قبر میں میت کے پاس حاضر نہیں ہوتے، اس معنی پر دلالت کرنے والی کوئی صحیح حدیث ذخیرہ حدیث میں موجود نہیں، صحیح تو کیا ضعیف بھی نہیں ہے۔سلف صالحین میں اس کا کوئی قائل نہیں رہا، لہٰذا یہ بدعی نظریہ ہے۔

قبر میں میت سے تین سوالات پوچھے جاتے ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے:

مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ ......؟

''اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال تھا؟''

(صحيح البخاري : 1374)

یہاں سے بعض نے استدلال کیا ہے کہ لفظ ''ہٰذا'' اشارہ قریب کے لیے آتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ قبر میں ہر میت کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ استدلال واضح خطا ہے، لغت عرب میں بیسیوں ایسی مثالیں موجود ہیں، جہاں ''ہٰذا'' اشارہ بعید کے لئے استعمال ہوا ہے۔

① سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کو نبیٔ اکرم ﷺ کی بعثت کی خبر پہنچی، تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا:

اِرْكَبْ إِلٰى هٰذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ

أَنَّهُ نَبِيٌّ .

''آپ مکہ جا کر اس شخص کا حال معلوم کریں، جو نبی ہونے کا دعویدار ہے۔''

(صحيح البخاري :3861، صحيح مسلم : 2474)

اس حدیث میں سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مکہ کو هٰذَا الْوَادِي اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو هٰذَا الرَّجُلُ کے الفاظ کے ساتھ تعبیر کررہے ہیں، قبیلہ غفار اور مکہ میں اتنا فرق تو ہے کہ اسے قریب نہیں کہا جاسکتا! کہیں یوں تو نہیں مکہ خود سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر تھا؟ یا ایسا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو حاضر وناظر تھے، لیکن وہ خبر لینے اپنے بھائی کو مکہ بھیج رہے تھے؟

② سیدنا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ، وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ : مَا لِلنَّاسِ، مَا لِلنَّاسِ؟ مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُونَ : يَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهُ، أُوْحِيَ إِلَيْهِ، أَوْ : أَوْحَى اللّٰهُ بِكَذَا .

''ہم ایک شاہراہ اور چشمے کے پاس رہائش پذیر تھے، ہمارے پاس سے قافلے گزرتے، ہم ان سے لوگوں کے احوال دریافت کرتے اور پوچھتے، وہ آدمی کیسا ہے؟ لوگ جواب دیتے کہ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بھیجا ہے، اس کی طرف یہ وحی کی ہے۔''

(صحيح البخاري : 4302)

سیدنا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ وغیرہ قافلوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق هٰذَا الرَّجُلُ کے الفاظ استعمال کرکے پوچھتے تھے، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں حاضر تھے؟

③ ہرقل نے سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور کفارِ قریش سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا:

أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ ...... إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ .

''اس داعی نبوت کا نسبی رشتہ دار کون ہے؟۔۔۔میں اس آدمی کے متعلق سوال جواب کرنا چاہتا ہوں۔''

(صحيح البخاري : 7، صحيح مسلم : 1773)

ذخیرہ حدیث میں اس کی بیسیوں مثالیں موجود ہیں، قبر میں سوال کے وقت ہذا بعید ہی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم حاضر نہیں ہوتے۔ دلائل ملاحظہ ہوں:

دلیل نمبر①:

میت سے پوچھا جاتا ہے:

مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ .

''اس شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آپ کا عقیدہ کیا تھا؟ مؤمن کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔''

(صحيح البخاري : 1374)

اس حدیث میں هٰذَا الرَّجُلِ کی وضاحت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر کی گئی ہے، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں حاضر ہوتے ہیں، تو پھر اس وضاحت کی کیا ضرورت؟

دلیل نمبر ② :

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں :

يُقَالُ : مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَصَدَّقْنَاهُ .

''قبر میں کہا جائے گا : وہ شخص کون تھا، جو تم میں مبعوث ہوا؟ مؤمن کہے گا : وہ محمد رسول اللہ ﷺ تھے، جو ہمارے پاس اللہ عزوجل کی طرف سے واضح آیات لے کر آئے تھے، ہم نے ان کی تصدیق کی تھی۔۔۔''

(مسند الإمام أحمد : 140/6، وسندهٔ صحيحٌ)

''ہذا'' حقیقت میں حاضر قریب کے لیے آتا ہے، مجازا غیر حاضر کے لیے مستعمل ہو، تو قرینہ ضروری ہے، تو اس حدیث میں واضح اور صریح قرینہ موجود ہے کہ نبی ﷺ کے متعلق قبر میں میت سے صرف پوچھا جاتا ہے، آپ قبر میں دکھائی نہیں دیتے ہیں۔

دلیل نمبر ③:

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میت سے کہا جاتا ہے :

مَاذَا تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : مَنْ؟ .

''اس شخص، یعنی نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ کافر وفاسق کہتا ہے : کون؟'' (مسند الإمام أحمد : 352/6، وسندهٔ صحيحٌ)

اسی روایت کے الفاظ ہیں کہ میت سے کہا جاتا ہے:

مَاذَا تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ قَالَ : أَيُّ رَجُلٍ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ .

''اس شخص کے متعلق آپ کا عقیدہ کیا تھا؟ وہ کہتا ہے: کون شخص؟ فرشتہ کہتا ہے: محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔''

(مسند الإمام أحمد : 353/6، المعجم الكبير للطّبراني : 125/24، وسندهٗ صحيحٌ)

ظاہر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں سوال کے وقت حاضر نہیں ہوتے ہیں، ورنہ مَنْ اور أَيُّ رَجُلٍ کا کیا معنی؟

دلیل نمبر ④:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میت سے کہا جاتا ہے:

أَرَأَيْتَكَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ مَاذَا تَقُولُ فِيهِ؟ وَمَاذَا تَشَهَّدُ بِهِ عَلَيْهِ؟ فَيَقُولُ : أَيُّ رَجُلٍ؟ فَيُقَالُ : الَّذِي كَانَ فِيكُمْ، فَلَا يَهْتَدِي لِاسْمِهٖ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ : مُحَمَّدٌ ....

''اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے، جو آپ میں مبعوث ہوا تھا؟، اس کے بارے میں کیا کہتے ہو اور کیا گواہی دیتے ہو؟، وہ کہے گا: کون؟ اس سے کہا جائے گا، وہ جو آپ میں مبعوث ہوا تھا، وہ ان کا نام نہیں جان پائے گا، حتی کہ اسے کہا جائے گا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)......۔''

(صحيح ابن حبان : 3113، الأوسط للطّبراني : 2630، المستدرك للحاكم : 379/1، وسندهٗ حسنٌ)

اسے امام ابن حبان رحمہ اللہ (3113) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (380/1) نے امام مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

''اس کی سند حسن ہے۔'' (مجمع الزّوائد : 3/51-52)

اس حدیث نے روزِ روشن کی طرح واضح کر دیا ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قبر میں صرف پوچھا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں موجود نہیں ہوتے۔

علامہ احمد قسطلانی رحمہ اللہ هٰذَا الرَّجُلُ کی تشریح میں بیان کرتے ہیں:

عَبَّرَ بِذٰلِكَ امْتِحَانًا لِئَلَّا يَتَلَقَّنَ تَعْظِيمَهٗ عَنْ عِبَارَةِ الْقَائِلِ، قِيلَ يُكْشَفُ لِلْمَيِّتِ حَتّٰى يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ بُشْرٰى عَظِيمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ إِنْ صَحَّ ذٰلِكَ، وَلَا نَعْلَمُ حَدِيثًا صَحِيحًا مَرْوِيًّا فِي ذٰلِكَ وَالْقَائِلُ بِهٖ إِنَّمَا اسْتَنَدَ لِمُجَرَّدِ أَنَّ الْإِشَارَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا لِلْحَاضِرِ، لٰكِنْ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ الْإِشَارَةُ لِمَا فِي الذِّهْنِ فَيَكُونُ مَجَازًا .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو هٰذَا الرَّجُلُ سے میت کے امتحان کے لیے تعبیر کیا گیا ہے تا کہ فرشتے کے کہنے سے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سمجھ نہ پائے۔ ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ میت سے پردہ ہٹا دیا جاتا ہے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتی ہے۔ اگر یہ بات درست ہو، تو مؤمن کے لیے بہت بڑی بشارت

ہے، لیکن ہم اس بارے میں ایک بھی صحیح حدیث نہیں جانتے۔ ان کا استدلال صرف اسم اشارہ سے ہے کہ ہذا حاضر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ بھی احتمال ہے کہ اشارہ اس چیز کی طرف ہو جو ذہن میں موجود ہے۔ چنانچہ اسے مجاز کہیں گے۔''

(تحفة الأحوذي لمحمد عبد الرحمٰن المباركفوري : 155/4)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

سُئِلَ هَلْ يُكْشَفُ لَهٗ حَتّٰى يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَابَ أَنَّهٗ لَمْ يَرِدْ حَدِيْثٌ وَإِنَّمَا إِدَّعَاهُ بَعْضُ مَنْ لَّا يُحْتَجُّ بِهٖ بِغَيْرِ مُسْتَنَدٍ سِوٰى قَوْلِهٖ : فِي هٰذَا الرَّجُلِ، وَلَا حُجَّةَ فِيهِ، لِأَنَّ الْإِشَارَةَ إِلَى الْحَاضِرِ فِي الذِّهْنِ .

''ابن حجر رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا میت سے پردہ ہٹا دیا جاتا ہے، اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتی ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ اس بارے میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی، بلکہ یہ چند نا قابل اعتبار لوگوں کا بے دلیل دعویٰ ہے، ان کی دلیل صرف یہ ہے کہ حدیث میں ''ہذا الرجل'' آیا ہے، لیکن یہ دلیل نہیں، کیونکہ یہاں اشارہ اس چیز کی طرف ہے، جو ذہن میں حاضر ہے۔''

(شرح الصّدور، ص 60)

ثابت ہوا کہ هٰذَا الرَّجُلُ سے یہ استدلال پکڑنا کہ میت کو قبر میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرائی جاتی ہے، صریح خطا ہے۔

بعض علماء كي خطا :

مولانا زکریا صاحب لکھتے ہیں :

''مرنے کے بعد قبر میں سب سے پہلے سید الکونین ﷺ کی زیارت ہوگی۔''

(داڑھی کا وجوب، ص9)

یعقوب نانوتوی صاحب کہتے ہیں :

''بجائے ہمارے جنازے پر تشریف لانے کے حضور قبر میں ہی تشریف لائیں گے۔'' (قصص الاکابر از اشرف علی تھانوی، ص188)

مولانا انور شاہ صاحب نے بہر حال ان کا رد کیا ہے:

يَكْفِي الْعَهْدُ فَقَطْ وَلَا دَلِيْلَ عَلَى الْمُشَاهِدَةِ .

''یہاں عہد ذہنی کا معنی ہی کافی ہے، مشاہدہ پر کوئی دلیل نہیں۔''

(العَرف الشّذي : 450/2)

بقولِ شاہ صاحب، زکریا صاحب اور نانوتوی صاحب کی بات بے دلیل ہے۔

مَنْ فَارَقَ الدَّلِيْلَ ، فَقَدْ ضَلَّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلَ!

جو دلیل سے تہی دامن ہوتا ہے، صراط مستقیم سے بھٹک جاتا ہے۔

علامہ سندھی هٰذَا الرَّجُلُ کے تحت لکھتے ہیں :

أَيِ الرَّجُلُ الْمَشْهُوْرُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ، وَلَا يَلْزَمُ مِنْهُ الْحُضُوْرُ، وَتَرْكُ مَا يُشْعِرُ بِالتَّعْظِيْمِ لِئَلَّا يَصِيْرَ تَلْقِيْنًا، وَهُوَ لَا يُنَاسِبُ مَوْضِعِ الْاِخْتِبَارِ .

''یعنی وہ آدمی جو آپ کے ہاں مشہور تھا، اس سے (نبی اکرم ﷺ کا قبر میں) حاضر ہونا لازم نہیں آتا۔ آپ ﷺ کا نام نہ لینا اس لیے ہے کہ تعظیم ظاہر نہ ہو اور یہ تلقین نہ بن جائے، امتحان کے مناسب یہی بات ہے۔''

(حاشية السّندي على ابن ماجه، تحت الحديث : 4258، حاشية السّندي على النّسائي : 97/4، تحت الحديث : 2052)

فائده جليله:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو دیتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے غیر حاضر پایا تو اس کے بارے میں پوچھا، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، وہ فوت ہوگئی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي قَالَ : فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ : دُلُّونِي عَلٰى قَبْرِهَا فَدَلُّوهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهَا .

''آپ نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟ گویا انہوں نے اس کے معاملہ کو معمولی سمجھا، آپ ﷺ نے فرمایا، مجھے اس کی قبر کی رہنمائی کریں، صحابہ نے اس کی قبر پر رہنمائی کی، تو آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔''

(صحيح البخاري : 1337، صحيح مسلم : 956، واللّفظ لهٗ)

اگر نبی اکرم ﷺ ہر میت کی قبر میں بوقت سوال حاضر ہوتے ہیں، تو آپ ﷺ کو اس عورت کے فوت ہونے کی اطلاع کیوں نہ تھی؟

الحاصل:

نبی اکرم ﷺ وقتِ سوال قبر میں حاضر نہیں ہوتے۔